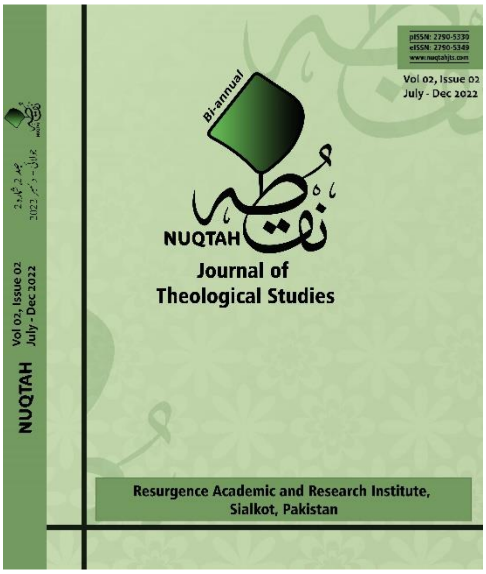

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

مباحث علم اسماء الرجال میں تکملہ فتح الملہم کا منہج واسلوب

Style and Pattern of Takmila Fath-Al-Mulhim in Discussions of the Science of Biographical Evaluation of Narrators of Prophetic Traditions

Dr. Zill e Huma
Assistant Professor
Lahore College for Women University (LCWU), Lahore
huma_ahsan77@yahoo.com

Dr. Tahira Abdul Quddus
Assistant Professor
Lahore College for Women University (LCWU), Lahore
tahiraabdulquddus@yahoo.com

Dr. Hajira Mariam
Lecturer
Lahore College for Women University (LCWU), Lahore
hj_mariam@hotmail.com

Published online: 30th December 2023

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:

https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

مباحث علم اسماء الرجال میں تکملہ فتح الملہم کا منہج واسلوب

Style and Pattern of Takmila Fath-Al-Mulhim in Discussions of the Science of Biographical Evaluation of Narrators of Prophetic Traditions

Abstract

The discipline of Hadith studies is one of the richest and exclusive discipline of knowledge as its branches extend to hundred. The religious scholars had written thousands monograph concerning Hadith interpretations and explanations. Many voluminous works appeared and existed and each of them is a commendable contribution to Hadith explanations. One of the significant works on Hadith explanations is "Takmila Fath-al-Mulhim" that is the result of scholastic efforts of many years by Mufti Muhammad Taqi Usmani. This explanation of Hadith Book Muslim was originated and finished till the "Section of Marriage" but he could not extend it to the last chapter due to his political engagements and later his demise closed the chapter. Mufti Muhammad Taqi Usmani completed the remaining work in eighteen years and nine months. The science of Biographical Evaluation of Narrators of Prophetic Traditions is a unique discipline of knowledge and is considered as distinction of Muslim Ummah. It gives essential and sufficient information about the Era, Morality, Memory, Knowledge, Thoughts and Practices of the persons who narrated the sayings of the Prophet (P.B.U.H). This information enables to decide about the authenticity, accuracy and genuineness of a narration. This also assists in determining abrogated and unabrogated traditions. With this perspective the present article deals with style and pattern adopted by Mufti Taqi Usmani in describing the information about the narrators of Prophetic Traditions.

Keywords: Takmila, Sharah, Sahih Muslim, Style, Pattern, Biographical, Narrators, Prophetic, Traditions

دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور تیسری صدی ہجری میں ائمہ ستہ کی مشہور زمانہ تالیفات وجود میں آگئیں۔احادیث کی جمع وترتیب اور تہذیب کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور مختلف انداز سے محدثین احادیث کو ترتیب دینے کی خدمات سرانجام دیتے رہے لیکن اس میں جو تلقی بالقبول صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کو حاصل ہوا اور ان کی صحت پر امت مسلمہ کا جو اجماع ہوا، یہ مقام عظیم کسی اور مجموعہ حدیث کو حاصل نہ ہو سکا۔ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ صحیحین کی شروح میں سے ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) کی فتح الباری، بدرالدین عینی (۸۵۵ھ) کی "عمدۃ القاری"، علامہ ابو زکریا یحیی بن شرف النووی (۶۷۶ھ) کی "صحیح مسلم بشرح النووی"، علامہ شبیر احمد عثمانی (۱۳۶۹ھ) کی "فتح الملہم" اور جسٹس تقی عثمانی کی "تکملہ فتح الملہم" کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی کی شرح ہذا در اصل شبیر احمد عثمانی کی شرح "فتح الملہم" کا تکملہ ہے، جو کہ صحیح مسلم کی عظیم الشان شرح ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے چودھویں صدی ہجری کے وسط میں "صحیح مسلم" کی شرح "فتح الملہم" لکھنے کا آغاز کیا۔ آپ نے یہ شرح "کتاب ا لنکاح" تک تحریر فرمائی تھی کہ مسلمانوں کے لیے پاکستان کی شکل میں ایک ایسے خطہ کے حصول کی کاوشیں شروع ہوگئیں، جہاں مسلمان انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نکل کر آزادی کی زندگی گزار سکیں۔ انگریزوں کی قوت اور ہندوؤں کی اکثریت سے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ خطہ کا حصول ایک خواب کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اس خواب کی عملی تعبیر میں سرگرم ہوئے تو تصنیف و تالیف کا کام رک گیا اور "کتاب ا لنکاح" سے آگے نہ بڑھ سکا۔ یہاں تک کہ ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور "فتح الملہم" کا یہ کام تشنۂ تکمیل رہ گیا۔ تقریباً پچاس سال کا عرصہ اسی طرح گذر گیا، یہاں تک کہ شرح ہذا کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع کے حکم پر ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ کو اس کام کا آغاز کیا اور تقریباً پونے انیس سال کی خاموش محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ۲۶ صفر ۱۴۱۵ھ کو مولانا محمد تقی عثمانی کے ہاتھوں سے "فتح الملہم" کی تکمیل فرمادی۔ محمد تقی عثمانی موجودہ دور کے عظیم محقق، مدبر، مفسر، محدث اور مفکر ہیں۔ موصوف کی اس شرح میں یک جا اتنا محدثانہ اور محققانہ مواد مل جاتا ہے کہ صرف اسی ایک تصنیف کو متعلقہ مباحث میں ایک کتب خانہ کے قائم مقام قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ تصنیف اساتذۂ حدیث اور طالبان علوم نبوت کے لیے ایک گراں قدر علمی تحفہ، مباحث، معلومات، فوائد و نکات اور نادر تحقیقات و تنقیحات کا ایسا خزانہ بن گئی ہے جو انہیں سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی سے محفوظ کر دیتی ہے۔

مسلمان دیگر مذاہب اور اقوامِ عالم کی نسبت اپنے دینی ادب میں ممتاز اور نمایاں ہیں۔ الہامی اور غیر الہامی مذاہب کے پیروکاروں کے پاس اپنے پیغمبروں، قائدین اور پیشواؤں کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات غیر محفوظ ہیں اور ان کا سارا مذہبی مواد بے سند اور تحریف شدہ ہے، جب کہ مسلمانوں نے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، تعلیمات، احوال، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات، اقوال، ارشادات اور اعمال روایت کرنے والوں کے بھی حالاتِ زندگی اس طرح محفوظ کیے کہ اس کی مثال متمدن دنیا کی کوئی قوم نہ پیش کر سکی ہے، نہ پیش کر سکے گی اور یہ سب علم اسماء الرجال کی بدولت ہے۔ اس علم سے مراد رُواۃِ حدیث کی سیر و سوانح کا بیان ہے۔ اس میں رُواۃِ حدیث سے متعلق فیصلہ کرنے کے لیے کہ کون قابل اعتماد اور کون نا قابل اعتماد ہے، ان کی اخلاقی زندگی، عقل و فہم کے مرتبہ، علم و فضل اور قوتِ حافظہ، غرض زندگی کے تمام پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔

حاجی خلیفہ چلپی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"وكان الحفاظ يحفظون الحديث باسانيده فيكتبون تواريخ الرواة من الولادة و الوفاة والسماع والملاقاة ليخبروا من لم يعلموا صحة دعواه وكذلك يكتبون سائر احوالهم"۔[1]

"حفاظ، حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ یاد کرتے تھے، پھر وہ راویوں کی تاریخِ ولادت، وفات، سماع اور ملاقات لکھتے، تاکہ وہ انہیں خبردار کریں، ان اشخاص کے بارے میں، جو اپنے دعویٰ کی صحت کو نہیں جانتے اور اسی طرح وہ ان (راویوں) کے تمام احوال لکھتے تھے"۔

عجاج الخطیب مفہوم میں وسعت پیدا کرتے ہوئے اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"فعلم تاريخ الرواة هو العلم الذى يعرف برواة الحديث من الناحية التى تتطلق بروايتهم للحديث، فهو يتناول بالبيان احوال الرواة، بذكر تاريخ ولادة الراوى، ووفاته وشيوخه وتاريخ سماعه منهم، ورحلا ته اليهم و من روى عنهم، وبلادهم و مواطنهم، وتاريخ قدومه الى البلدان المختلفة، وسماعه من بعض الشيوخ قبل الاحتلاط أو بعده وغير ذلك ماله صلة بحياة الراوى الحديثية"۔ [2]

"علم تاریخ الرواۃ وہ علم ہے جس کے ذریعے رواۃ حدیث کی معرفت اس پہلو سے ہوتی ہے کہ جس سے حدیث کے لیے ان کی روایت کا اطلاق کیا جاتا ہے تو وہ (علم) راویوں کے حالات بیان کرنے، راوی کی تاریخِ ولادت، اس کی وفات اور اس کے شیوخ کے ذکر، اس کے ان (شیوخ) سے سماع کی تاریخ، اس کی طرف رحلتِ علمی اور جس شخص نے ان سے روایت کی (اس کا ذکر) اور ان شیوخ کے بلاد و اوطان اور ان کی مختلف شہروں کی طرف آمد کی تاریخ، اختلاط سے قبل یا بعد میں اس کا بعض شیوخ سے سماع کا ذکر اور دیگر امور، جو راوی کی فنِ حدیث سے متعلقہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں، پر مشتمل ہوتا ہے"۔

پس یہ علم بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ رُواۃِ حدیث کے احوال سے متعلق ہونے کی بناء پر پورے ذخیرۂ حدیث کی صحت و سقم کا انحصار اس پر ہے۔ مقالہ ہذا تکملہ فتح الملہم میں علم اسماء الرجال کے مباحث سے متعلق ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے اپنی اس شرح میں رُواۃِ حدیث کے تراجم بیان کرنے کا خاص اہتمام کیا ہے۔ راویان حدیث کے اسماء کے تلفظات، ان کے مکمل اسماء، القاب، کنیٰ اور نسبتوں کی وضاحت کی ہے۔ صحیح مسلم کے مفرد راوی اور منفرد روایات کا ذکر کیا ہے۔

حالاتِ رُواۃ[3] اور تکملہ کا منہج

تکملہ فتح الملہم کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ رُواۃ کے تراجم میں مفتی تقی عثمانی نے ان کے سنینِ پیدائش و وفات، قبولِ اسلام، غزوات میں شرکت، فتوحات، مناقب و مناصب، سیرت و کردار، عاجزی و خشیتِ الٰہی، اہم و عجیب واقعات، مقاماتِ سکونت، راویان عنہ اور روایان منہ کا بالخصوص التزام کیا ہے۔ نیز راویان کے صحابی، تابعی، تبع تابعی اور مخضرمی ہونے کی صراحت بھی کی ہے۔ اس منہج کی وضاحت درج ذیل امثلہ سے کی جاسکتی ہے:

۱۔ فضالہ بن عبیدؓ کے حالات زندگی میں مفتی تقی عثمانی یوں رقمطراز ہیں:

"فضالة بن عبيد هذا هو الأنصاری الأوسی، أسلم قديما، ولم يشهد بدرا، وشهد أحدا وما بعدها، وشهد فتح مصر والشام، ثم سكن الشام، وولی الغزو، وولاه معاوية قضاء دمشق بعد أبی الدرداء، رضی الله عنهم، واستخلفه على دمشق فی سفرة سافرها، توفی سنة ثلاث وخمسين بدمشق، وقيل: بعد ذلک"۔[4]

"فضالہ بن عبید انصاری قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے، ابتدائی زمانے میں مسلمان ہوئے، غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے، اُحد اور اس کے مابعد غزوات میں حاضر ہوئے، مصر اور شام کی فتح میں موجود تھے، پھر شام میں رہے اور کچھ غزوات میں قائد بنے، معاویہ نے انہیں ابو درداء کے بعد دمشق کا قاضی اور اپنے بعض اسفار میں دمشق کا قائم مقام خلیفہ بنایا، ۵۳ ہجری میں فوت ہوئے اور کہا گیا: اس کے بعد فوت ہوئے"۔

۲۔ محمد بن جعفر کے حالات زندگی میں صاحبِ تکملہ نے ایک عجیب واقعہ یوں نقل کیا ہے:

"وقيل: انه كان من المغفلين، وأورد المزی بسنده الى يحيى بن معين، قال: "اشترى غندر يوما سمكا، وقال لأهله: أصلحوه، ونام، فأكل عياله السمک، ولطخوا يده، فلما أنتبه قال: هاتوا السمک،

قالوا: قد أكلت، قال: لا، قالوا: فشم يديک، ففعل، فقال: صدقتم، ولكنى ما شبعت"، ولكن ذكر الذهبی فی الميزان أن غندرا أنكر حكاية السمک، وقال: أما كان يدلنی بطنی؟"۔[5]

"بتایا گیا ہے کہ محمد بن جعفر بھول جانے والوں میں سے تھے۔ مزی نے یحییٰ بن معین کی سند سے نقل کیا ہے: انہوں نے ایک دن مچھلی خریدی، گھر والی سے کہا: اسے پکاؤ اور خود سو گئے، گھر والوں نے مچھلی کھالی اور ان کے ہاتھوں کو گھی لگا دیا، جب بیدار ہوئے، تو کہنے لگے، مچھلی لاؤ، گھر والوں نے کہا: آپ کھا چکے ہیں، کہنے لگے: نہیں، گھر والوں نے کہا: اپنے ہاتھوں کو سونگھیں، انہوں نے سونگھا، پھر کہا: تم سچ کہتے ہو، مگر میں سیر نہیں ہوا لیکن ذہبی نے میزان الاعتدال میں ذکر کیا کہ غندر (محمد بن جعفر کا لقب ہے) نے مچھلی والی حکایت کا انکار کیا اور کہا: کیا میرا پیٹ مجھے نہیں بتا سکتا تھا؟"۔

۳۔ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ کے حالات زندگی میں مفتی تقی عثمانی نے ذکر کیا ہے:

"وهو من أشهر قراء التابعين، أقرأ القرآن فی المسجد أربعين سنة، شهد مع علی رضی الله عنه صفين، ثم صار عثمانيا ومات فی سلطان الوليد بن عبدالملک، وكان من أصحاب ابن مسعود۔ قال ابن عبدالبر: هو عند جميعهم ثقة ۔۔۔ وكان أعمى، ولد فی حياة النبیﷺ ولأبيه صحبة، وروى حماد بن زيد وغيره عن عطاء بن السائب أن أبا عبدالرحمن السلمی قال: أخذنا القرآن عن قوم أخبرونا أنهم كانوا اذا تعلموا عشر آيات لم يجاوزوهن الى العشر الآخر حتى يعلموا ما فيهن، فكنا نتعلم القرآن والعمل به، وأنه سيرث القرآن بعدنا قوم يشربونه شرب الماء لا يجاوز تراقيهم، بل لا يجاوز ههنا، ووضع يده على حلقه" ۔[6]

"ابو عبد الرحمن السلمی مشہور قراء تابعین میں سے ہیں، چالیس سال مسجد میں قرآن پڑھایا، حضرت علی کے ساتھ صفین میں موجود تھے، پھر عثمانی بن گئے۔ ولید بن عبد الملک کے عہد میں فوت ہوئے، ابن مسعود کے ساتھیوں میں سے تھے، ابن عبد البر نے کہا: سب کے ہاں ثقہ تھے۔۔۔ نابینا تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہوئے، ان کے والد صحابی تھے۔ حماد بن زید نے عطاء بن السائب سے روایت کیا کہ ابو عبد الرحمن سلمی نے کہا: ہم نے ایسی قوم سے قرآن لیا (سیکھا) ہے، جنہوں نے ہمیں بتایا کہ جب وہ دس آیات سیکھتے تھے، تو اگلی دس کی طرف نہیں بڑھتے تھے، حتی کہ اس پر عمل کر لیتے، جو ان آیات میں ہوتا، ہم قرآن سیکھتے تھے، اور اس پر عمل بھی سیکھتے تھے۔ ہمارے بعد ایسے لوگ قرآن کے

وارث بنیں گے، جو اس کو پئیں گے، جیسے پانی پیا جاتا ہے، وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، بلکہ یہاں سے نیچے نہیں اترے گا اور اپنا ہاتھ حلق پر رکھا"۔

اگر کسی راوی کے حالات پہلے بیان کیے جا چکے ہوں، تو دوبارہ اس راوی کے ذکر پر مفتی تقی عثمانی نے یہ وضاحت کر دی ہے، کہ اس راوی کے حالات فلاں کتاب کے فلاں باب میں گزر چکے ہیں۔ نمونے کے طور پر چند امثلہ پیش کی جا رہی ہیں:

۱۔ کتاب "الطلاق" باب "وجوب الاحداد فی عدة الوفاة" میں زینب بنت أبی سلمہ کے حالات زندگی کے تحت مصنف موصوف نے بیان کیا ہے:

"وقد مرت ترجمتها فی کتاب الرضاع"۔[7]

"ان کا حالات زندگی کتاب "الرضاع" میں گزر چکا ہے"۔

۲۔ کتاب "الهبات" باب "تحریم الرجوع فی الصدقة والهبة" میں "محمد بن جعفر" کے بارے میں صاحبِ تکملہ نے ذکر کیا ہے:

"وقد مر فی باب اقتراض الحیوان"۔[8]

"باب "اقتراض الحیوان" میں ان کے حالات گزر چکے ہیں"۔

۳۔ کتاب "الفتن وأشراط الساعة" باب "تقوم الساعة والروم أكثر الناس" میں "مستورد بن شہداد الفہری" کے حالات زندگی کے تحت صاحبِ تکملہ نے بیان کیا ہے:

"قد مر ترجمته فی باب الحوض من کتاب الفضائل، وفی باب فناء الدنیا من کتاب صفة الجنة والنار"۔[9]

"ان کے حالات کتاب "الفضائل" باب "الحوض" اور کتاب "صفة الجنة والنار" باب "فناء الدنیا" میں گزر چکے ہیں"۔

اکثر مقامات پر مفتی تقی عثمانی نے اس منہج کو اختیار کیا ہے، البتہ بعض مقامات پر رُواۃ کے تراجم معمولی رد وبدل کے ساتھ دوبارہ بھی بیان کیے گئے ہیں جیسے سعد بن عبادہ[10]، حذیفہ بن أسید[11]، عبداللہ بن ابی اوفی[12] اور عوف بن مالک[13] رضوان اللہ علیہم کے تراجم میں اس منہج کے نظائر ملتے ہیں۔

تحقیق تلفظِ اسماءِ رُواۃ

مفتی تقی عثمانی نے راویان کے اسماء کے تلفظات بیان کرنے کا التزام کیا ہے۔ اس ضمن میں موصوف نے اکثر مقامات پر ایک ہی تلفظ بیان کیا ہے، بعض مقامات پر متعدد تلفظات نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے اور بعض اوقات متعدد تلفظات ذکر کرنے کے بعد صحیح، راجح اور مشہور تلفظ بھی بیان کیا ہے۔ ان اسالیب کی توضیح مع امثلہ درج ذیل ہیں۔

واحد تلفظ

مفتی تقی عثمانی نے اکثر مقامات پر رُواۃ کے اسماء کا ایک ہی تلفظ بیان کیا ہے۔ درج ذیل امثلہ سے اس منہج کی وضاحت کی جائے گی:

ربعی بن حراش:

"بكسر الراء، وسكون الباء وكسر العين والياء المشددة، وأبوه حراش حاء ه مكسورة، وراء ه مخففة"۔[14]

"راء کی زیر، باء کے سکون، عین کی زیر اور یائے مشددہ کے ساتھ اور ان کے والد کے نام حراش میں حاء مکسورہ اور راء مخفف ہے"۔

شبيب بن غرقدة:

"بفتح الشين وكسر الباء، وغرقدة بفتح الغين والقاف بينهما راء ساكنة"۔ [15]

"شین کی زبر اور باء کی زیر کے ساتھ اور غرقدہ غین اور قاف کی زبر کے ساتھ، ان دونوں کے درمیان راء ساکنہ ہے"۔

قطن بن نسير:

"بفتح القاف والطاء، واسم ابيه مصغر بضم النون"۔ [16]

"قاف اور طاء کی زبر کے ساتھ، اور ان کے والد کا نام میں نون کی پیش کے ساتھ تصغیر ہے"۔

متعدد تلفظات

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی رُواۃ کے اسماء کے متعدد تلفظات نقل کرتے ہیں اور بعض مواقع پر متعدد تلفظات نقل کرنے کے بعد مشہور تلفظ بھی بیان کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہوتا ہے۔

عبدالرحمن بن شماسة:

"ضبطه فی المغنی بفتح الشین، وبضمها ولکن ضبطه الحافظ فی التقریب بکسر الشین، وتخفیف المیم"۔ [17]

"المغنی میں اس کو شین کی زبر اور پیش کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے، لیکن حافظ نے "التقریب" میں شین کی زیر اور میم کی تخفیف کے ساتھ ضبط کیا"۔

ضریب بن نقیر:

"بضم الضاد مصغرا وکذلک اسم أبیه: نقیر، بضم النون، وفتح القاف وقیل: انه نفیر بالفاء بدل القاف، وقیل: نفیل بالفاء واللام فی آخره"۔ [18]

"ضاد کی پیش کے ساتھ تصغیر کا صیغہ ہے اور اسی طرح ان کے والد کا نام نقیر نون کی پیش اور قاف کی زبر کے ساتھ ہے اور کہا گیا: قاف کی بجائے فاء کے ساتھ نفیر ہے اور کہا گیا: فاء کے ساتھ نفیل ہے اور اس کے آخر میں لام ہے"۔

شرحبیل بن السمط:

"بکسر السین وسکون المیم، ویقال: بفتح السین وکسر المیم"۔ [19]

"سین کی زیر اور میم کے سکون کے ساتھ اور کہا جاتا ہے: سین کی زبر اور میم کی زیر کے ساتھ"۔

الصعق بن حزن:

"بفتح الصاد، وکسر العین، وقیل: بسکون العین، والکسر أشهر"۔[20]

"صاد کی زبر اور عین کی زیر کے ساتھ اور کہا گیا: عین کی سکون کے ساتھ ہے اور عین کی زیر مشہور ہے"۔

هلال بن یساف:

"ضبطه النووی رحمه الله بفتح الیاء، وبکسر ها: والأکثرون علی کسر الیاء"۔ [21]

"امام نووی نے اس کو یاء کی زبر اور زیر کے ساتھ اور اکثر نے یاء کی زیر کے ساتھ روایت کیا ہے"۔

تحقیق اسماءِ رُواۃ

مفتی تقی عثمانی نے رواۃ کے مکمل نام ذکر کرنے کا بالخصوص اہتمام کیا ہے اور بعض مقامات پر راویوں کے اسماء کی وجوہ تسمیہ اور ان کے منفرد ناموں کا بھی ذکر کیا ہے۔

أبی الرجال :

"اسمه محمد بن عبدالرحمن بن حارثة بن النعمان"۔ [22]

"ان کا نام محمد عبد الرحمن بن حارثہ بن نعمان ہے"۔

ابن علية :

"اسمه اسماعيل بن ابراہيم بن مقسم الأسدی، أبوبشر"۔ [23]

"ان کا نام اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم الاَسدی، ابو بشر ہے"۔

حامد بن عمر البکراوی :

"هو ابوعبدالرحمن حامد بن عمر بن حفص بن عمر بن عبيد الله بن أبی بكرة الثقفی البكراوی"۔[24]

"وہ ابو عبد الرحمن حامد بن عمر بن حفص بن عمر بن عبید اللہ بن اَبی بکرہ ثقفی بکراوی ہیں"۔

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی نے راویوں کے اسماء کی وجوہِ تسمیہ بھی ذکر کی ہیں، جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہو گا۔

١۔ علی بن رباح کے حالات زندگی میں جسٹس صاحب نے بیان کیا:

"بضم العين مصغرا --- وروى المزى عن أبی الرحمن المقرئ۔ قال: "كانت بنو أمية اذا سمعوا بمولود اسمه علیّ قتلوه۔ فبلغ ذلک رباحاً (يعنی والده) فقال: هو علی (بالضم)"۔[25]

"عین کی پیش کے ساتھ تصغیر کا صیغہ ہے۔۔۔ مزی نے ابو عبد الرحمن مقری سے روایت کیا ہے، فرمایا: ایک زمانہ چلا ہے، بنو امیہ کے لوگ جب کسی بچے کا نام علی سنتے، تو اسے قتل کر دیتے، ان کے والد کو جب پتہ چلا، تو انہوں نے کہا: وہ عُلی ہے"۔

٢۔ عبد الرحمن بن عمرو کے حالات کے تحت موصوف نے ذکر کیا:

هو اسم الامام الأوزاعی رحمه الله --- وانما سمی الأوزاعی لأنه من أوزاع القبائل، وكان فی دمشق موضع مشهور باسم الأوزاع قد سكنه بقايا من قبائل شتى، وكان الأوزاعی ينزله فغلب ذلک عليه"۔ [26]

"یہ امام اوزاعی کا اصل نام ہے۔۔۔ان کو اوزاعی اس لیے کہا گیا کہ یہ متفرق قبائل سے تھے اور دمشق کی ایک جگہ اوزاع کے نام سے معروف تھی، اس میں مختلف قبائل کے باقی ماندہ لوگ ٹھہرا کرتے تھے، اوزاعی بھی وہاں آتے رہتے تھے، ان کا یہی نام غالب ہو گیا"۔

اگر کوئی راوی اپنے نام میں منفرد ہو یعنی راویوں میں سے کوئی اور راوی اس نام کا نہ ہو تو مفتی تقی عثمانی اس کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً حضین بن المنذر کے حالات زندگی میں صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"ولا يعرف فى الرواة حضين بالضاد المعجمة غيره"۔ [27]

"راویوں کے مابین ضاد معجمہ کے ساتھ حضین، ان کے علاوہ اور کوئی نہیں"۔

مفتی تقی عثمانی ایک ہی نام کے مختلف راویوں میں اشتباہ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ دیکھیے:

۱۔ حجاج ابن الشاعر کے حالات زندگی میں موصوف رقمطراز ہیں:

"هوحجاج بن يوسف بن حجاج الثقفى أبو محمد بن أبى يعقوب البغدادى، المعروف بابن الشاعر، وكان يوسف شاعرا صحب أبانواس، وليس هو الحجاج بن يوسف الأمير المشهور، فانه الحجاج بن يوسف بن أبى عقيل"۔ [28]

"وہ حجاج بن یوسف ثقفی ابو محمد بن ابو یعقوب البغدادی ہیں، ابن الشاعر کے لقب سے معروف ہیں، اور یوسف شاعر تھے، ابو نواس کے ساتھ رہے اور وہ مشہور گورنر حجاج بن یوسف نہیں، کیونکہ وہ حجاج بن یوسف بن ابی عقیل ہیں"۔

۲۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی کے حالات زندگی میں مفتی تقی عثمانی نے ذکر کیا:

"هو: يحيىٰ بن بكير، أبو زكرياء النيسا بورى من تلامذة الامام مالک، وأساتذة البخارى والترمذى، وليس هو يحيى بن يحيى الأندلسى، راوى الموطأ عن مالک، فانه لم يخرج عنه أحد من الأئمة الستة، وربما يقول مسلم: حدثنا يحيى بن يحيى، قال: قرأت على مالک، فيظن من لا علم له بالرجال أنه يحيى الأندلسى، وانما المراد يحيى بن يحيى التميمى هذا"۔[29]

"ان سے مراد یحییٰ بن بکیر ابو زکریا نیشاپوری ہیں، امام مالک کے شاگردوں اور امام بخاری و ترمذی کے اساتذہ میں سے ہیں اور یہ یحییٰ بن یحییٰ اندلسی نہیں، جو امام مالک سے موطأ کے راوی ہیں، ان سے ائمہ ستہ میں سے کسی نے روایت نہیں لی،

اور اکثر امام مسلم کہتے ہیں: حدثنا یحییٰ بن یحییٰ، قال: قرأت علی مالک، پس جن کو رجال کا علم نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ یحییٰ اندلسی ہیں اور یہاں مراد یحییٰ بن یحییٰ التمیمی ہیں"۔

۳۔ حدیثِ مبارکہ کی سند "حدثنی أبوالربیع العتکی، حدثنا حماد۔۔۔" میں حماد کے تحت مصنف موصوف نے بیان کیا:

"هو حماد بن زيد، من أئمة الناس في عهده بالبصرة، وليس هو حماد بن سلمة، (وكانا في عصر واحد بالبصرة) لأن أبا الربيع العتكي لا يروى عن حماد بن سلمة"۔ [30]

"وہ حماد بن زید ہیں، اپنے زمانے میں بصرہ کے تمام لوگوں کے امام تھے اور وہ حماد بن سلمہ نہیں ہیں، (یہ دونوں بصرہ میں ہمعصر تھے)، کیونکہ ابو ربیع العتکی حماد بن سلمہ سے روایت نہیں کرتے"۔

معرفتِ القاب

محدثین اور رُواۃِ حدیث کے القاب کی تحقیق و معرفت ایک اہم امر ہے۔ القاب کی معرفت اس لیے ضروری ہے، کہ کوئی شخص لقب سے معروف راوی کے لقب کو ہی نام نہ سمجھنے لگے اور اگر کبھی اس کو لقب سے اور کبھی نام سے ذکر کیا جائے، تو اس ایک راوی کو دو تصور نہ کیا جائے، نیز وہ سب معلوم ہو جائے، جس کی بناء پر وہ راوی اس لقب سے ملقب کیا گیا۔ اس ضمن میں مفتی تقی عثمانی نے بعض مقامات پر رُواۃ کے القاب بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے، جب کہ بعض اوقات ان القابات کی وجوہ تسمیہ بھی ذکر کی ہیں۔ درج ذیل امثلہ سے ان مناہج کی توضیح کی جاسکتی ہے۔

عبدالرحمن بن عثمان التیمی :

كان يلقب: "شارب الذهب"۔ [31]

"ان کا لقب شارب الذہب ہے"۔

جندب بن سفیان :

"لقبه جندب الخير، وجندب الفاروق"۔ [32]

"ان کا لقب جندب الخیر اور جندب الفاروق ہے"۔

ابراہیم بن زیاد :

"وهو الملقب بسبلان بفتح السين والباء"۔[33]

"اور ان کا لقب سین اور باء کی زبر کے ساتھ سبلان ہے"۔

توضیحِ القاب

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی نے رُواۃ کو القاب ملقب کیے جانے کی وجوہ بھی ذکر کی ہیں۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ دیکھیے:

۱۔ محمد بن عبد الرحمن کے لقب "ابی الرجال" کے بارے میں صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"بکسر الراء وتخفیف الجیم، وهذا لقبه، ولیس بکنیته، انما لقب به لأن ولده کانوا عشرة کلهم رجال، منهم حارثة ابن أبی الرجال وعبدالرحمن بی أبی الرجال"۔ [34]

"راء کی زیر اور جیم کی تخفیف کے ساتھ اور یہ ان کا لقب تھا، کنیت نہیں تھی، ان کا یہ لقب اس لیے رکھا گیا، کیونکہ ان کے دس بیٹے تھے، سب کے سب جوان مرد تھے، ان میں سے حارثہ بن ابی الرجال اور عبد الرحمن بن ابی الرجال ہیں"۔

۲۔ محمد بن جعفر کے لقب "غندر" کی وضاحت مصنف موصوف نے یوں کی:

"هو المعروف بلقبه "غندر" --- وغندر بضم الغین، وسکون النون، وفتح الدال، وقد تضم کما فی المغنی [35] فی لغة أهل الحجاز: من یکثر الشغب، وانما لقبه بذلک ابن جریج، وذلک لأن ابن جریج قدم البصرة، فاجتمعوا علیه، فحدث بحدیث عن الحسن البصری، ولم یکن أهل البصرة یعرفون ذلک الحدیث عن الحسن البصری، فأکثر الناس الشغب علیه من أجل ذلک، وکان من أکثرهم شغباً محمد بن جعفر هذا، فقال ابن جریج: اسکت یا غندر!" ۔ [36]

"محمد بن جعفر غندر کے لقب سے معروف ہیں---غندر (غین کی پیش، نون کے سکون اور دال کی زبر کے ساتھ اور کبھی اس پر ضمہ بھی ہوتا ہے) اہلِ حجاز کی لغت میں اسے کہتے ہیں، جو زیادہ شور کرے، انہیں یہ لقب ابن جریج نے دیا اور یہ اس وجہ سے، کہ ابن جریج جب بصرہ آئے، تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے، انہوں نے حسن بصری سے ایک حدیث بیان کی، اہلِ بصرہ نہیں جانتے تھے کہ یہ حدیث حسن بصری سے ہے، اکثر لوگوں نے اس وجہ سے شور مچایا اور ان میں سب سے زیادہ شور مچانے والے یہ محمد بن جعفر تھے، ابن جریج نے کہا: اے غندر (شور مچانے والے) خاموش ہو جاؤ"۔

۳۔ علی بن حسین کے لقب "زین العابدین" کی توضیح میں موصوف بیان کرتے ہیں:

"هو المعروف بلقبه "زین العابدین" --- سمی "زین العابدین" لکثرة عبادته"۔ [37]

"علی بن حسین اپنے لقب زین العابدین سے معروف ہیں---انہیں کثرت عبادت کی وجہ سے زین العابدین کہا جاتا تھا"۔

معرفتِ کُنیٰ

اپنے بیٹے یا باپ کی طرف منسوب ہونے کو عربی میں کنیت کہتے ہیں، مثلاًابوالقاسم،ابن عمراور ابوعبداللہ وغیرہ۔ معرفتِ کنی حدیث کے علوم میں سے اہم ہے۔اس کی بدولت ایک کنیت رکھنے والے دواشخاص کے درمیان اشتباہ نہیں ہوتا۔ مفتی تقی عثمانی نے رُواۃ حدیث کی کنیتوں کے ذکر کا اہتمام کیا ہے، نیزا گردوراوی ایک ہی کنیت کے حامل ہوں، تو اس بارے میں بھی صراحت کی ہے۔اس منہج کی توضیح ذیل کی امثلہ سے کی جاسکتی ہے۔

بشیر بن یسار:

"كناه أبا كيسان"۔ [38]

"ان کی کنیت أبو کیسان ہے"۔

الولید بن شجاع:

"كنيته أبوهمام"۔ [39]

"ان کی کنیت ابو ہمام ہے"۔

حذیفة بن أسید:

"كنيته أبو سريحة"۔ [40]

"ان کی کنیت أبو سریحہ ہے"۔

مفتی تقی عثمانی نے ایک جیسی کنیت رکھنے والے راویوں کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ "أبی عبدالرحمن السلمی" کے حالات زندگی میں رقمطراز ہیں:

"وهو مقرى الكوفة وعالمها من أجلة التابعين، واسمه عبد الله بن حبيب، روى عنه ابراهيم النخعى وسعيد بن جبير، وعلقمة، وغيرهم۔ ويشاركه فى الكنية والنسبة أبو عبدالرحمن السلمى الصوفى صاحب طبقات الصرفية"۔ [41]

"وہ کوفہ کے استاد اور عالم ہیں، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں،ان کا نام عبداللہ بن حبیب ہے،ان سے ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر، علقمہ اور دیگر نے روایت کی ہے۔ان کی کنیت اور نسب میں "طبقات الصرفیۃ" کے مصنف ابوعبدالرحمن السلمی شریک ہیں"۔

سلم بن عبد الرحمن اور شقیق الضبی دونوں کی کنیت ابو عبد الرحیم تھی، جیسا کہ سلم بن عبد الرحمن کے حالات زندگی کے تحت صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"روی عن ابراہیم النخعی أنه قال: ایاکم وأبا عبدالرحیم والمغیرة بن سعید فانهما کذابان"۔ [42]

"ابراھیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ابو عبدالرحیم اور مغیرہ بن سعید سے بچ کر رہو، وہ دونوں جھوٹے ہیں"۔

بعض نے سمجھا کہ ابو عبدالرحیم سے مراد سلم بن عبد الرحمن ہیں۔ مفتی تقی عثمانی نے ابن حجر کی تحقیقات کی روشنی میں ذکر کیا:

"آنه لیس مراد فی مقولة ابراہیم، وانما المراد أبو عبدالرحیم شقیق الضبی، وکان من کبار الخوارج، بدلیل أن الدولابی ذکره فی الکنی والأسماء --- ثم ذکر مقولة ابراهیم وقال "یعنی المغیرة بن سعید وشقیقا الضبی"۔ [43]

"ابراہیم کے قول میں وہ مراد نہیں، بلکہ ابو عبدالرحیم شقیق الضبی ہیں اور وہ کبار خوارج میں سے ہیں، اس دلیل کے ساتھ کہ "الدولابی" نے ان کا ذکر "الکنی والاسماء" میں کیا، پھر ابراہیم کا قول ذکر کیا اور کہا: یعنی مغیرہ بن سعید اور شقیق ضبی"۔

معرفتِ انساب

انساب نسب کی جمع ہے۔ علومِ دینیہ میں سے ایک اہم شاخ ہے، اس میں راویوں کی نسبتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اس کی غرض وغایت نسب میں اختلاط سے بچنا ہے، جیسا کہ حاجی خلیفہ بیان کرتے ہیں:

"هو علم یتصرف منه أنساب الناس وقواعد الکلیة والجزئیة والغرض منه الاحتراز عن الخطأ فی نسب شخص"۔ [44]

مفتی تقی عثمانی نے رُواۃِ حدیث کی نسبتیں بیان کرنے کا بھی التزام کیا ہے اور ان کے آباؤ اجداد، قبائل، پیشوں، علاقوں اور شہروں کی طرف منسوب ہونے کا ذکر کیا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند امثلہ پیش کی جارہی ہیں۔

خالد بن مخلد:

"هو القطوانی --- وقطوان موضع بها"۔ [45]

"وہ قطوانی ہیں---اور قطوان ایک جگہ کا نام ہے"۔

ابوغسان مالک بن عبدالواحد المسمعی:

"بکسر المیم الأولی وفتح الثانیة، نسبة الی المسامعة، وھی محلة بالبصرة"۔ [46]

"پہلی میم کی زیر اور دوسری کی زبر کے ساتھ بصرہ کے محلہ مسامعہ کی طرف نسبت ہے"۔

سنان بن أبی سنان الدؤلی:

"بضم الدال وفتح الھمزة، نسبة الی حیّ من کنانة"۔ [47]

"دال کی پیش اور ہمزہ کی زبر کے ساتھ، کنانہ کے ایک قبیلہ کی طرف نسبت ہے"۔

عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی:

"بفتح العین وتشدید المیم، نسبة الی العمّ، وھو بطن من تمیم"۔ [48]

"عین کی زبر اور میم کی تشدید کے ساتھ العم کی طرف نسبت ہے اور وہ بنو تمیم کی ایک شاخ ہے"۔

تعدادِ روایات

مفتی تقی عثمانی نے بعض رُواۃ کے تراجم کے تحت امام مسلم کی ان سے روایت کردہ احادیث کی تعداد بھی بیان کی ہے جیسا کہ ذیل کی تفصیلات سے واضح ہوگا۔

عمرو بن سواد کے حالات میں موصوف یوں رقمطراز ہیں:

"أخرج عنه مسلم ستة و عشرین حدیثا"۔ [49]

"امام مسلم نے ان سے چھبیس (٢٦) احادیث روایت کی ہیں"۔

محمد بن عبداللہ بن قھزاد کی سوانح حیات کے تذکرہ میں موصوف لکھتے ہیں:

"روی عنه مسلم أحد عشر حدیثا"۔ [50]

"امام مسلم نے ان سے گیارہ (١١) احادیث روایت کی ہیں"۔

محمد بن عبید العنبری کے حالات زندگی میں تقی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"روی عنه مسلم عشرین حدیثا"۔ [51]

"امام مسلم نے ان سے بیس (٢٠) احادیث روایت کیں"۔

اسی طرح اگر کسی راوی کی صحیح مسلم میں ایک ہی حدیث ہو تو مفتی تقی عثمانی اس کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہو گا:

۱۔ کتاب "الجہاد والسیر" باب "فتح مکة" کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنا أبوبکر بن أبی شیبة، حدثنا علی بن مسهرو وکیع، عن زکریاء، عن الشعبی، قال: أخبرنی عبدالله بن مطیع، عن أبیه، قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یوم فتح مکة: لا یقتل قرشی صبرا بعد هذا الیوم الی یوم القیامة"۔ [52]

میں عبداللہ بن مطیع اور ان کے والد مطیع بن الاسود بن حارثہ کے بارے میں صاحبِ تکملہ نے ذکر کیا:

"لیس له فی صحیح مسلم الا هذا الحدیث الواحد"۔ [53]

"صحیح مسلم میں ان کی صرف یہی ایک حدیث ہے"۔

۲۔ کتاب "الصید والذبائح" باب "تحریم أکل کل ذی ناب من السباع" کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنی زهیر بن حرب، حدثنا عبدالرحمن۔ یعنی ابن مهدی۔ عن مالک، عن اسماعیل بن أبی حکیم، عن عبیدة بن سفیان، عن أبی هریرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: کل ذی ناب من السباع فأکله حرام"۔ [54]

کی شرح کے تحت عبیدہ بن سفیان کے حالات بیان کرتے ہوئے جسٹس صاحب رقمطراز ہیں:

"ولیس له عند مسلم غیر هذا الحدیث"۔ [55]

"مسلم کے ہاں ان کی اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں"۔

۳۔ کتاب "الأطعمة" باب "کراهیة الشرب قائماً" میں أبی عیسیٰ الأسواری کی حدیثِ مبارکہ:

"عن أبی عیسی الأسواری، عن أبی سعید الخدری: أن النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائماً"۔[56]

کے تحت مفتی تقی عثمانی نے بیان کیا:

"روی له مسلم هذا الحدیث الواحد فقط"۔ [57]

"امام مسلم نے ان سے صرف یہی ایک حدیث روایت کی ہے"۔

صحیح مسلم کے مفرد راوی اور منفرد روایات

بعض راوی ایسے ہیں، جن سے ائمہ ستہ میں سے صرف امام مسلم نے روایت بیان کی ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے ایسے منفرد رواۃ کے بارے میں بھی صراحت کی ہے۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ دیکھیے:

۱۔ عبداللہ بن ہاشم بن حبان العبدی کے بارے میں صاحبِ تکملہ نے بیان کیا:

"هو من أفراد مسلم لم يخرج عنه من الأئمة الستة غيره"۔ [58]

"یہ امام مسلم کے مفرد راویوں میں سے ہیں، ائمہ ستہ میں سے ان کے علاوہ کسی نے ان سے روایت بیان نہیں کی"۔

۲۔ مسلم بن قرظہ کے بارے میں موصوف یوں رقمطراز ہیں:

"لم يخرج عنه غير مسلم من بين الأئمة الستة"۔ [59]

"مسلم کے علاوہ ائمہ ستہ میں سے کسی نے ان سے روایت بیان نہیں کی"۔

۳۔ حاجب بن الولید کے بارے میں مفتی تقی عثمانی نے ذکر کیا ہے:

"هو من شيوخ مسلم، ومن أفراد صحيحه، ليس له فى الأمهات الستة حديث الا عند مسلم"۔ [60]

"وہ امام مسلم کے شیوخ اور ان کی صحیح کے مفرد راویوں میں سے ہیں، امام مسلم کی صحیح کے علاوہ صحاحِ ستہ میں ان کی کوئی حدیث نہیں"۔

منفرد روایات

صحیح مسلم کی بعض روایات ایسی ہیں، جن کو ائمہ ستہ میں سے امام مسلم کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ مفتی تقی عثمانی نے ان منفرد روایات کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں سے چند احادیث بطور نمونہ نقل کی جائیں گی:

۱۔ کتاب "المساقاة والمزارعة" باب "لعن آكل الرباء ومؤكله" کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنا محمد بن الصباح، وزهير بن حرب، وعثمان ابن أبى شيبة، قالوا: حدثنا هشيم، أخبرنا أبو الزبير، عن جابر قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا، وموكله، وكاتبه، وشاهديه، وقال: هم سواء"۔ [61] کے بارے میں مفتی تقی عثمانی نے واضح کیا ہے:

"لم يخرج هذا الحديث غير مسلم من بين الأئمة الستة"۔ [62]

"اس حدیث کو ائمہ ستہ میں سے امام مسلم کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا"۔

۲۔ کتاب "البر والصلة" باب "تحريم الهجر فوق ثلاث، بلا عذر شرعى" کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنا محمد بن رافع، حدثنا محمد بن أبى فديك، أخبرنا الضحاك ۔ وهو ابن عثمان ۔ عن نافع، عن عبد الله بن عمر ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل للمؤمن أن يهجر أخاه فوق ثلاثة أيام"۔ [63] کے بارے میں مفتی تقی عثمانی یوں رقمطراز ہیں:

"هذا الحديث مما تفرد المصنف باخراجه من بين الأئمة الستة"۔ [64]

"اس حدیث کو روایت کرنے میں امام مسلم ائمہ ستہ کے مابین منفرد ہیں"۔

۳۔ کتاب "التوبة" باب "فى سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه" کی حدیثِ مبارکہ:

"حدثنى الحكم بن موسى، حدثنا معاذ بن معاذ، حدثنا سليمان التيمى، حدثنا أبو عثمان النهدى، عن سلمان الفارسى، قال: قال رسول الله: ان لله مائة رحمة، فمنها رحمة بها يتراحم الخلق بينهم، وتسعة و تسعون ليوم القيامة"۔ [65] کے بارے میں جسٹس صاحب نے بیان کیا ہے:

"هذا الحديث تفرد باخراجه المصنف من بين الأئمة الستة"۔ [66]

"اس حدیث کے روایت کرنے میں امام مسلم ائمہ ستہ کے درمیان منفرد ہیں"۔

خلاصہ کلام

المختصر یہ کہ تکملہ فتح الملہم کو شروحِ صحیح مسلم میں امتیازی مقام حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے اپنے والد مفتی محمد شفیع کے حکم پر یہ شرح لکھی۔ پے در پے مشغولیات، لگاتار اسفار اور متفرق انواع کی مصروفیات کی وجہ سے صاحب تکملہ نے اٹھارہ سال اور نو ماہ کی مدت میں اس شرح کی تکمیل کی۔ چھ جلدوں پر مشتمل شرحِ ہذا کے چار معروف نسخے دستیاب ہیں جن میں ضخامت، حوالہ جات، الفاظ اور عبارات کا تفاوت پایا جاتا ہے۔ جدید انداز واسلوب پر مرتب یہ شرح ایک امتیازی مقام کی حامل ہے۔ اس میں حدیث و فقہ کی متد اول اور اساسی کتب پر انحصار کیا گیا ہے۔ مولانا تقی عثمانی کو چونکہ انگریزی زبان پر قدرت اور عصری علوم میں دسترس حاصل ہے۔ انہوں نے مسائلِ جدیدہ کے حل میں اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ صرف کیا اور قدرت کی طرف سے انہیں اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت، مختلف اسلامی بینکوں اور اقتصادی مراکز میں جدید مسائل کو سمجھنے اور ان کے شرعی احکام واضح کرنے کے مواقع میسر

آئے۔ چنانچہ انہوں نے اس شرح میں جدید مسائل کا حل بھی امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے تکملہ فتح الملہم میں رُواۃِ حدیث کے تراجم بیان کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے اور اس ضمن میں ان کے سنینِ پیدائش و وفات، قبولِ اسلام، غزوات میں شرکت، فتوحات، مناقب و مناصب، سیرت و کردار، عاجزی و خشیتِ الٰہی، اہم و عجیب واقعات، مقاماتِ سکونت، راویان عنہ اور روایان منہ کا بالخصوص التزام کیا ہے۔ نیز راویان کے صحابی، تابعی، تبع تابعی اور مخضرمی ہونے کی صراحت بھی کی ہے۔ راویان حدیث کے اسماء کے تلفظات، ان کے مکمل اسماء، القاب، کنٰی اور نسبتوں کی تصریح اور صحیح مسلم کے مفرد راوی و منفرد روایات کا تذکرہ بھی تراجمِ رُواۃ میں شامل ہے

مصادر اور مراجع:

[1] حاجی خلیفہ چلپی، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (کراچی: نور محمد کارخانہ، س۔ن) ۸۷/۱۔

Haji Khalifa Chalpi, Kashaf al Zunon ‘an Asami al Kutab wa al-Funoon, (Karachi: Noor Muhammad Karkhana, ND) 1/87.

[2] محمد عجاج الخطیب، اصول الحدیث علومہ و مصطلحہ (لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ) ۲۵۳؛ محمد عجاج الخطیب، المختصر الوجیز فی علوم الحدیث (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ) ۱۰۱۔

Muhammad ‘Ajaj al-Khatib, Usool-al-Hadith Uloomuhu wa Mustalahuhu (Lebanon: Dar al-Fikr, 1409 AH) 253; Muhammad ‘Ajaj al-Khatib, Al-Mukhtasar Al-Wajiz Fi Uloom al-Hadith (Beirut: Muassisah Al-Risalah, 1405 AH) 101.

[3] مفتی تقی عثمانی نے رُواۃ و متونِ احادیث میں مذکور اعلام کی سوانح حیات بیان کرنے میں اکثر مقامات پر ابن حجر کی "الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ" اور "تھذیب التھذیب" سے استفادہ کیا ہے، جب کہ بعض مقامات پر مزی کی "تہذیب الکمال" اور ابن عبد البر کی "الاستیعاب بمعرفۃ الأصحاب" کے حوالہ جات بھی ملتے ہیں۔ رُواۃ و اعلام کے تلفظ میں صاحبِ تکملہ نے علامہ طاہر پٹنی کی "المغنی فی ضبط اسماء الرجال"، امام نووی کی "التقریب" اور علامہ خزرجی کی "الخلاصۃ" کو بنیاد بنایا ہے۔ بعض مقامات پر "تھذیب الکمال" اور امام سمعانی کی کتاب "الأنساب" کی تحقیقات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ رُواۃ و اعلام کی نسبتوں کے ضمن میں تقی عثمانی نے اکثر مقامات پر کتاب "الأنساب" اور بعض مقامات پر "المغنی فی ضبط اسماء الرجال"، "تھذیب الکمال"، "التقریب" اور ابن اثیر کی "جمھرۃ أنساب العرب" کو بنیاد بنایا ہے۔

[4] مفتی محمد تقی عثمانی، تکملہ فتح الملہم، (کراچی: مکتبہ دار العلوم، ۱۴۳۲ھ) ۶۰۱/۱؛ ابو الفضل احمد بن شہاب ابن حجر العسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، تحقیق، خلیل مأمون شیما (لبنان: دار المعرفۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۳۱ھ) ۱۵۸۳/۳-۱۵۸۴۔

Mufti Muhammad Taqi Usmani, Takmila Fatah al Mulhim, (Karachi: Maktaba Dar ul Uloom, 1432 AH) 1/601; Abu al-Fazal Ahmad bin Shihab Ibn Hajar al-‘Asqalani, Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, research: Khalil Mamoun Shima, (Lebanon: Dar al-Marifah, Edition II, 1431 AH) 3/1583-1584.

[5] تقی عثمانی، تکملہ، ٦٤٦/١؛ جمال الدین ابو الحجاج یوسف المزی، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، تحقیق: الشیخ احمد علی عبید، حسن احمد آغا(لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ١٤١٤ھ) ١٧٥/١٦؛ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان شمس الدین الذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، تحقیق: علی محمد البجاوی، (لبنان: دار احیاء الکتب العربیۃ، س۔ن) ٥٠٢/٣۔

Taqi Usmani, Takmila,1/646; Jamal al-Din Abu Al-Hajjaj Yousaf Al-Mazzi, Tahzeeb Al-Kamal fi Asma al-rijal, Research: Sheikh Ahmad Ali Obaid, Hassan Ahmad Agha, (Lebanon: Dar Al-Fikr lil Taba'ah wa al-Nashr wa al-Tawzi', 1414 AH), 16/175; Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad bin Usman Shamas al Din al-Zahabi, Meezan al-a'tidal fi naqad al-rijal, Research: Ali Muhammad al-Bajawi (Lebanon: Dar Ihya al kutub al-Arabia, ND) 3/502.

[6] تقی عثمانی، تکملہ، ٣٢٠/٣؛ محمد بن محمد الجزری، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء (لبنان: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ١٤٠٠ھ) ٤١٣/١؛ ابوالفضل احمد بن شہاب ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا، (لبنان: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، ١٤١٥ھ) ١٦١/٥؛ مزید امثلہ کے لیے دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٤٠٥/١، ١٥٧/٢۔١٥٨، ٦٠٤۔٦٠٦، ٢٤٠/٤، ٣٣٢، ٤٧٥/٥، ٤٢٠/٦۔

Taqi Usmani, Takmila ،3/320; Muhammad bin Muhammad Aljazri, Ghayat al Nihaya fi Tabqat al Qur'ra, (Lebanon: Dar al Kutub al-ilmia, Edition 2nd,1400 AH) 1/413; Abu al-Fazal Ahmad bin Shihab Ibn Hajar al-Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, Research: Mustafa Abd al-Qadir Atta, (Lebanon: Dar Al-kutub Al-ilmia, Edition 1st, 1415 AH) 5/161; for more examples see, Taqi Usmani, Takmila, 1/405, 2/157-158, 604-606, 4/240, 332, 5/475, 6/420.

[7] تقی عثمانی، تکملہ، ٢٢٤/١۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/224.

[8] تقی عثمانی، تکملہ، ٥٧/٢۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/57.

[9] تقی عثمانی، تکملہ، ٢٩٩/٦؛ مزید دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٥٤٩/٤، ٤٤٢/٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 6/299; for more details see, Taqi Usmani, Takmila, 4/549, 5/442.

[10] تقی عثمانی، تکملہ، ٢٥٥/١؛ ١٤٨/٢۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/255; 2/148.

[11] تقی عثمانی، تکملہ، ٤٧٥/٥؛ ٣٠٦/٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 5/475; 6/306.

[12] تقی عثمانی، تکملہ، ٣٦١/٣؛ ٤٧٧/٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/361; 4/477.

[13] تقی عثمانی، تکملہ، ٦٧/٣؛ ٣٦٥/٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/67; 4/365.

[14] تقی عثمانی، تکملہ، ۱/۵۰۲؛ محمد طاہر بن علی ہندی پٹنی، المغنی فی ضبط اسماء الرجال، (لاہور: ادارہ اسلامیات، س۔ن) ۷۳، ۱۰۹۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/502; Muhammad Tahir Bin Ali Hindi Patni, Al-Mughni fi Zabt Asma al-Rijal, (Lahore: Idara Islamiyat, ND) 73, 109.

[15] تقی عثمانی، تکملہ، ۳/۳۹۵؛ طاہر پٹنی، المغنی، ۱۴۲، ۱۸۹۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/395; Tahir Patni, Al-Mughni, 142, 189.

[16] تقی عثمانی، تکملہ، ٦/٩؛ طاہر پٹنی، المغنی ، ٢٠٤، ٢٥٥؛ مزید دیکھیے، تقی عثمانی، تکملہ، ١/٦٤٤، ٢/٩١۔٩٢، ٢٠٤، ٤/٥٦١، ٥٦٦، ٥/٢٨٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 6/9; Tahir Patni, Al-Mughni, 204, 255; see more, Takmila, 1/644, 2/91-92, 204, 4/561, 566, 5/285.

[17] تقی عثمانی، تکملہ، ٢/١٧٣؛ طاہر پٹنی، المغنی، ١٤٤؛ ابوزکریا یحیی بن شرف النووی، صحیح مسلم بشرح النووی (لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ١٤٠١ھ) ٥٨٢؛ احمد بن شہاب ابن حجر العسقلانی، تقریب التہذیب، تحقیق: ابوالاشبال، صغیر احمد الشاغف، (الریاض: دار العاصمۃ للنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ، ١٤١٦ھ) ٥٨٢۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/173; Tahir Patni, al-Mughni, 144; Abu ZAkaria Yahya Bin Sharaf Al-Nawawi, Sahih Muslim Bisharh Al-Nawawi (Lebanon: Dar Al-Fikr lil Taba'ah wa al-Nashr wa al-Tawzi',1401 AH) 582; Ahmad Bin Shahab Ibn Hajar al Asqalani, Taqreeb al Tehzeeb, Research: Abu Al Ishbal, Sagheer Ahmad al Shaghif, (al-Riyaz: Dar al Asima lil Taba'ah wa al-Nashr wa al-Tawzi', Edition 1st) 582.

[18] تقی عثمانی، تکملہ، ٢/١٩٨؛ ابن حجر العسقلانی، تقریب التہذیب، ٤٥٩۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/198; Ibn Hajar al Asqalani, Taqreeb al Tehzeeb, 459.

[19] تقی عثمانی، تکملہ، ٣/٤٥٩؛ طاہر پٹنی، المغنی، ١٣٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/459; Tahir Patni, Al-Mughni, 133.

[20] تقی عثمانی، تکملہ، ٢/١٩٧۔١٩٨؛ طاہر پٹنی، المغنی، ١٥١؛ النووی، صحیح مسلم بشرح النووی، ١١/١١٢-١١٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/197-198; Tahir Patni, Al-Mughni, 151; Al-Nawawi, Sahih Muslim Bisharh Al-Nawawi, 11/112-113.

[21] تقی عثمانی، تکملہ، ٢/٢٢٧؛ النووی، صحیح مسلم بشرح النووی، ١١/١٢٩؛ طاہر پٹنی، المغنی، ٢٧٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/227; Al-Nawawi, Sahih Muslim Bisharh Al-Nawawi, 11/129; Tahir Patni, Al-Mughni, 276.

[22] تقی عثمانی، تکملہ، ١/٤٨٧؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٩/٢٦٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/487; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 9/263.

[23] تقی عثمانی، تکملہ، ٢/٧٧؛ المزی، تہذیب الکمال، ٢/١٢٧۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/77; al-Muzzi, Tehzeeb al Kamal, 2/127.

24 تقی عثمانی، تکملہ، ۳/ ٤٦٤؛ابو سعد عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانی، الأنساب، (حیدر آباد دکن: مکتبۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، ١٤٠١ھ)٢/ ٢٩٤؛مزید دیکھیے، تقی عثمانی، تکملہ، ١/ ٦٢، ٦٥٩-٦٦٠، ٢/ ٤٦، ٢٠٤، ٣/ ٢٧-٢٨، ٣٣٢، ٤/ ٢١١، ٣٤٥، ٤٥٦، ٦/ ٤٥٠، ٥٥٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/464; Abu Saad Abd al-Kareem Bin Muhammad Bin Mansoor Al-Samani, Al-Ansab, (Hyderabad Deccan: Maktaba Majlas Dairah al M'arif al Usmania, 1401 AH), 2/294; see more, Taqi Usmani, Takmila, 1/62, 659-660, 2/46, 204, 3/27-28, 332, 4/211, 345, 456, 6/450, 554.

25 تقی عثمانی، تکملہ، ١/ ٦٠١؛المزی، تہذیب الکمال، ١٣/ ٢٦٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/601; al-Muzzi, Tehzeeb al Kamal, 13/266.

26 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/ ٥٦؛المزی، تہذیب الکمال، ٦/ ٢١٧۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/56; al-Muzzi, Tehzeeb al Kamal, 6/217.

27 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/ ٤٩٧؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٢/ ٣٤١۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/497; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 2/341.

28 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/ ٥٦؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٢/ ١٨٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/56; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 2/184.

29 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/ ٩٨؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ١١/ ٢٥٩-٢٦٠۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/98; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 11/259-260.

30 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/ ١١١؛المزی، تہذیب الکمال، ٥/ ١٦٩، ١٧٧-١٧٩۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/111; al-Muzzi, Tehzeeb al Kamal, 5/169, 177-179.

31 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/ ٦٢٢؛ابن حجر العسقلانی، الاصابۃ، ٢/ ١١٧٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/622; Ibn Hajar al Asqalani, Al Isabah, 2/1175.

32 تقی عثمانی، تکملہ، ٣/ ٣٠٣؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٢/ ١٠١؛ابن حجر العسقلانی، الاصابۃ، ١/ ٢٨٤-٢٨٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/303; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 2/101; Ibn Hajar al Asqalani, Al Isabah, 1/284-285.

33 تقی عثمانی، تکملہ، ٤/ ٢٠٦؛طاہر پٹنی، المغنی، ١٢٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 4/206; Tahir Patni, Al Mughni, 124.

34 تقی عثمانی، تکملہ، ١/ ٤٨٧؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٩/ ٢٦٣؛المزی، تہذیب الکمال، ١٦/ ٤٨٦-٤٨٧۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/487; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 9/263; al-Muzzi, Tehzeeb al Kamal, 16/486-487.

35 طاہر پٹنی، المغنی، ١٩١، ٣١٦۔

Tahir Patni, Al Mughni, 191, 316.

36 تقی عثمانی، تکملہ، ١/٦٤٦؛المزی، تہذیب الکمال، ١٦/١٧٤_١٧٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/646; Tehzeeb al Kamal, 16/174-175.

37 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/١٠؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٧/٢٦٨_٢٦٩؛مزید دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٢/٢٩٤، ٣/٦٣، ١٨٨۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/10; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 7/268-269, for more details see, Taqi Usmani, Takmila, 2/294, 3/63,188.

38 تقی عثمانی، تکملہ، ١/٤١٨؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ١/٤١٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/418; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 1/414.

39 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/٣٩٣؛الذہبی، میزان الاعتدال، ٤/٣٣٩؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ١١/١١٩۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/393; al-Zahabi, Meezan al E'tidal, 4/339; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 11/119.

40 تقی عثمانی، تکملہ، ٥/٤٧٤؛ابن حجر العسقلانی، الاصابۃ، ١/٣٦١؛مزید دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٣/٣٦٢، ٤/٤٩٧۔

Taqi Usmani, Takmila, 5/474; Ibn Hajar al Asqalani, Al Isabah, 1/361; see more, Taqi Usmani, Takmila, 3/362, 4/497.

41 تقی عثمانی، تکملہ، ٢/٤٨٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/ 482

42 تقی عثمانی، تکملہ، ٣/٣٩٦_٣٩٧؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٤/١١٥_١١٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/ 396-397; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 4/115-116

43 تقی عثمانی، تکملہ، ٣/٣٩٧؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٤/١١٥_١١٦؛ محمد بن احمد بن حماد الدولابی، کتاب الکنی والاسماء، (شیخوپورہ: المکتبۃ الاثریۃ، س۔ن) ٢/٧٠۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/397; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 4/115-116; Muhammad bin Ahmad bin Hammad Al-Dulabi, Kitab al-Kunaa wa al-Asmaa, (Sheikhupura: Al-Maktab al-Athriya, ND) 2/70.

44 خلیفہ چلپی، کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون، ١/١٧٨۔

Khalifa Chalpi, Kashf al Zanon Fi Asami al-Kutub wa al-funon, 1/178.

45 تقی عثمانی،تکملہ، ١/٦٤٤؛ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٣/١٠١۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/644; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 3/101.

46 تقی عثمانی،تکملہ، ٢/٤٥٣؛ طاہر پٹنی، المغنی، ٢٤٧؛السمعانی، الأنساب، ١٢/٢٦٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 2/453; Tahir Patni, Al Mughni, 247; al-Sam'ani, Al Ansab, 12/263.

47 تقی عثمانی، تکملہ، ٤٥٨/٤؛ طاہر پٹنی، المغنی، ١٠٤؛ السمعانی، الأنساب، ٤٠٥/٥-٤٠٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 4/458; Tahir Patni, Al Mughni, 104; al-Sam'ani, Al Ansab, 5/405-406.

48 تقی عثمانی، تکملہ، ٤٤٧/٥؛ طاہر پٹنی، المغنی، ١٨٦؛ السمعانی، الأنساب، ٣٨٧/٩؛ دیگر نظائر کے لیے دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٣٩٥/٢، ١٥٠/٣، ١٩٧، ٥٤٣/٤، ١٨٦/٥، ٢٨٩/٦، ٤٦٩۔

Taqi Usmani, Takmila, 5/447; Tahir Patni, Al Mughni, 186; al-Sam'ani, Al Ansab, 9/387; for more examples see, Takmila, 2/395, 3/150, 197, 4/543, 5/186, 6/289, 469.

49 تقی عثمانی، تکملہ، ٧٩/٣؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٤٢/٨۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/79; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 8/42.

50 تقی عثمانی، تکملہ، ٤٠٩/٣؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ١١/٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/409; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 6/11.

51 تقی عثمانی، تکملہ، ٤٦٤/٥؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٣٢٩/٩؛ مزید دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٤٦/٣، ١٩٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 5/464; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 9/329; for more details see, Takmila, 3/46, 195.

52 تقی عثمانی، تکملہ، ١٧٥/٣-١٧٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/175-176.

53 تقی عثمانی، تکملہ، ١٧٦/٣؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٣٣/٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/176; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 6/33.

54 تقی عثمانی، تکملہ، ٥٠٠/٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/500.

55 محوّلہ بالا؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٧٨/٧۔

Ibid; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 7/78.

56 تقی عثمانی، تکملہ، ١٣/٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 4/13.

57 محوّلہ بالا؛ ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ٢١٤/١٢؛ دیگر امثلہ کے لیے دیکھئے، تقی عثمانی، تکملہ، ٦٠٥/١، ٤٣٧/٥-٤٣٨۔

Ibid; Ibn Hajar al Asqalani, Tehzeeb al Tehzeeb, 12/614, For further examples see, Taqi Usmani, Takmila, 1/605, 5/437-438.

58 تقی عثمانی، تکملہ، ١٧/٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/17.

59 تقی عثمانی، تکملہ، ٣٥٥/٣۔

Taqi Usmani, Takmila, 3/355.

60 تقی عثمانی، تکملہ، ٤٥٦/٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 4/456.

61 تقی عثمانی، تکملہ، ٦١٩/١؛دیگر امثلہ کے لیے دیکھیے، تقی عثمانی، تکملہ، ٣٤٧/٣، ٥١/٤۔

Taqi Usmani, Takmila, 1/619, For more examples see, Taqi Usmani, Takmila, 3/347, 4/51.

62 محوّلہ بالا۔

Ibid.

63 تقی عثمانی، تکملہ، ٣٥٦/٥۔٣٥٧۔

Taqi Usmani, Takmila, 5/356-357.

64 تقی عثمانی، تکملہ، ٣٥٧/٥۔

Taqi Usmani, Takmila, 5/357.

65 تقی عثمانی، تکملہ، ١٥/٦۔

Taqi Usmani, Takmila, 6/15.

66 محوّلہ بالا؛ دیگر امثلہ کے لیے دیکھیے، تقی عثمانی، تکملہ، ٧٩/٢، ١٢٤/٣۔١٢٥، ٥٣/٤۔

Ibid; For more examples see, Takmila, 2/79, 3/124-125, 4/53.